# تحقیق رکعات تراویح

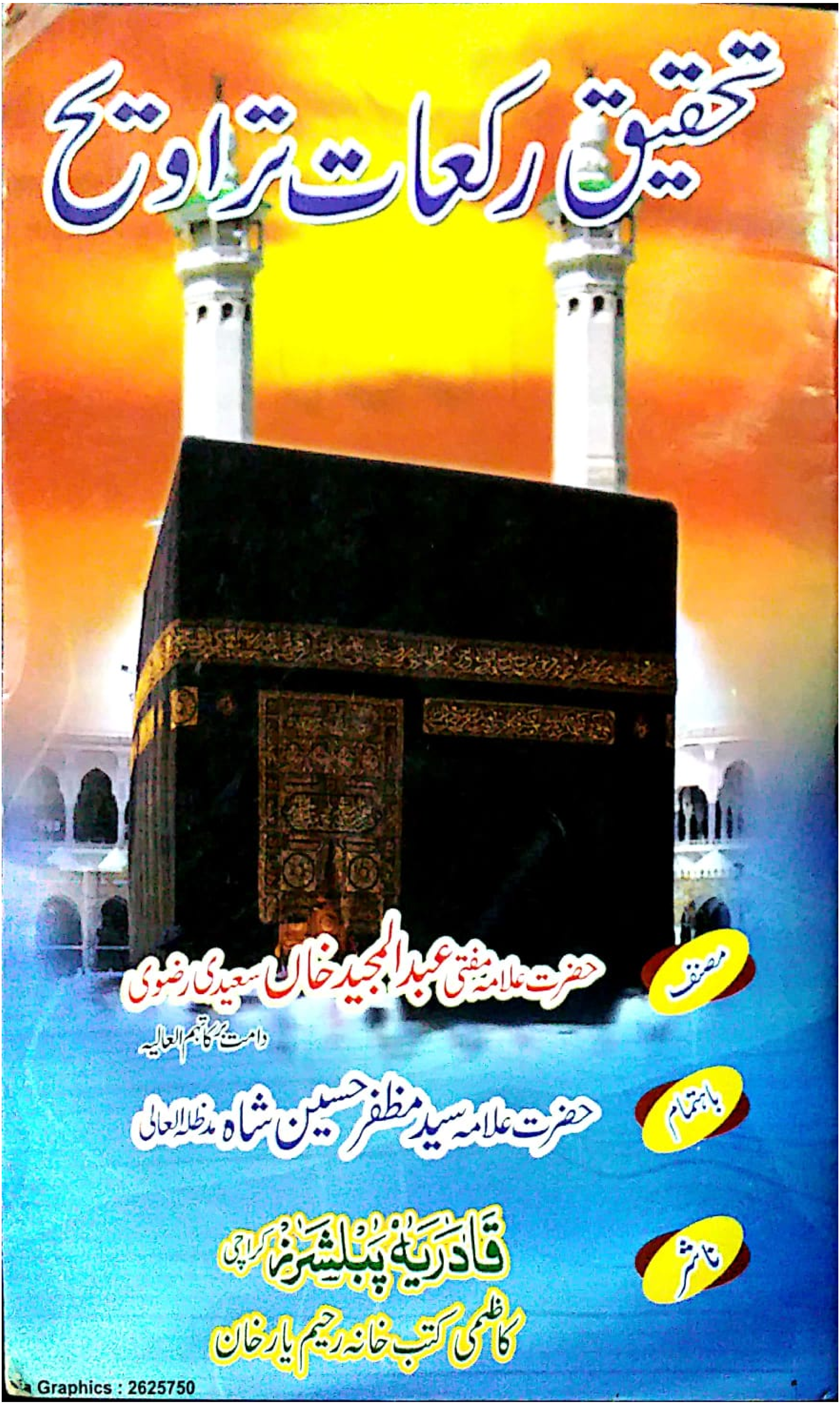

مصنف
حضرت علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی رضوی
دامت برکاتہم العالیہ

باہتمام
حضرت علامہ سید مظفر حسین شاہ مدظلہ العالی

ناشر
قادریہ پبلشرز کراچی
کاظمی کتب خانہ رحیم یار خان

Graphics : 2625750

Scanned by CamScanner

یا اللہ جل جلالہ　　　الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ　　　یا رسول اللہ ﷺ

آٹھ تراویح کے رد اور بیس کے ثبوت میں لاجواب رسالہ

# تحقیق رکعات تراویح


از قلم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت

## علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی رضوی

دامت برکاتہم العالیہ



بتعاون: کاظمی کتب خانہ (رحیم یار خان)

قادریہ پبلشرز کراچی


Scanned by CamScanner

اس کتاب کے جملہ محاصل مدرسہ قادریہ
کے تحقیقی نشر و اشاعت و تبلیغی مصارف کے لئے وقف ہیں

کتاب کا نام: تحقیق رکعات تراویح

مصنف : علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

معاونین : محمد الیاس سعیدی (رحیم یار خان)۔ حافظ محمد ناصر قادری (کراچی)

ہدیہ 15 روپے

نوٹ: تصحیح کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے پھر بھی اغلاط سامنے آئیں تو ادارہ کو مطلع فرمائیں شکریہ۔

☆☆☆ مراکز ترسیل ☆☆☆

☆.. کاظمی کتب خانہ عقب جامعہ غوث اعظم داتا گنج بخش روڈ رحیم یار خان 0731-71361
☆.. سادات پبلی کیشنز لاہور۔ (پروگریسو بکس اردو بازار لاہور 042-7352795)
☆.. ضیاء الدین پبلی کیشنز نزد شہید مسجد کھارادر کراچی۔
☆.. صفہ پبلشرز گلزار حبیب مسجد سولجر بازار کراچی۔
☆.. مکتبہ البصریٰ چھوٹی گٹی حیدرآباد سندھ۔
☆.. مکتبہ اہلسنت برائٹ کارنر چاندنی چوک کراچی۔
☆.. مکتبہ قادریہ برائٹ کارنر چاندنی چوک کراچی۔

ناشر: قادریہ پبلشرز

5/A کارابھائی کریم جی روڈ، نیا آباد کراچی۔ فون: 7529937
E-Mail Address: qadria@cyber.net.pk


## فہرست


| | | |
|---|---|---|
| ۱ | رکعات تراویح کی اجمالی بحث | ۱ |
| ۲ | آٹھ تراویح کی پہلی دلیل اور اس کا جواب | ۲ |
| ۳ | الجواب | ۳ |
| ۴ | دلیل نمبر۱ | ۳ |
| ۵ | حدیث میں معنوی تحریف | ۳ |
| ۶ | دلیل نمبر۳ | ۳ |
| ۷ | مجرمانہ خیانت | ۴ |
| ۸ | دلیل نمبر۴ | ۴ |
| ۹ | ایک شبہ کا ازالہ | ۶ |
| ۱۰ | دلیل نمبر۵ | ۷ |
| ۱۱ | دلیل نمبر۶ | ۷ |
| ۱۲ | دلیل نمبر۷ | ۷ |
| ۱۳ | دلیل نمبر۸ | ۸ |
| ۱۴ | دلیل نمبر۹ | ۸ |
| ۱۵ | دلیل نمبر۱۰ | ۸ |
| ۱۶ | تہجد و تراویح دو الگ نمازیں ہیں | ۸ |
| ۱۷ | دلیل نمبر۱ | ۸ |
| ۱۸ | دلیل نمبر۲ | ۹ |
| ۱۹ | دلیل نمبر۳ | ۹ |
| ۲۰ | دلیل نمبر۴ | ۹ |
| ۲۱ | دلیل نمبر۵ | ۱۰ |


Scanned by CamScanner

| | | |
|---|---|---|
| ۲۲ | دلیل نمبر ۶ | ۱۰ |
| ۲۳ | دلیل نمبر ۷ | ۱۰ |
| ۲۴ | دلیل نمبر ۸ | ۱۰ |
| ۲۵ | دلیل نمبر ۹ | ۱۰ |
| ۲۶ | دلیل نمبر ۱۰ | ۱۱ |
| ۲۷ | ایک سوال کا جواب | ۱۱ |
| ۲۸ | آٹھ تراویح کی دوسری دلیل اور اس کا جواب | ۱۲ |
| ۲۹ | الجواب | ۱۲ |
| ۳۰ | وجہ اول | ۱۳ |
| ۳۱ | وجہ دوئم | ۱۳ |
| ۳۲ | وجہ سوئم | ۱۳ |
| ۳۳ | وجہ چہارم | ۱۳ |
| ۳۴ | ذہبی کے قول کا جواب | ۱۴ |
| ۳۵ | تنبیہ | ۱۴ |
| ۳۶ | ڈوبتے کو تنکے کا سہارا | ۱۵ |
| ۳۷ | آٹھ تراویح کی تیسری دلیل اور اس کا جواب | ۱۵ |
| ۳۸ | الجواب | ۱۶ |
| ۳۹ | تحسین نیمی کا جواب | ۱۷ |
| ۴۰ | آٹھ تراویح کی چوتھی اور آخری دلیل اور اس کا جواب | ۱۸ |
| ۴۱ | الجواب | ۱۸ |
| ۴۲ | ۱۱ رکعات کیوں؟ | ۲۰ |
| ۴۳ | گیارہ کی روایت کا جواب | ۲۰ |
| ۴۴ | تصحیح نموی کا جواب | ۲۱ |
| ۴۵ | اولا | ۲۱ |
| ۴۶ | ثانیا | ۲۱ |
| ۴۷ | ضمیمہ۔ بیس تراویح کی ثبوت کے بعض دلائل | ۲۱ |
| ۴۸ | لفظ تراویح سے استدلال | ۲۱ |
| ۴۹ | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک | ۲۲ |
| ۵۰ | حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب | ۲۲ |
| ۵۱ | حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب | ۲۲ |
| ۵۲ | حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب | ۲۲ |
| ۵۳ | حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب | ۲۳ |
| ۵۴ | خلفاء ثلثہ اور دور اول کے تمام صحابہ وتابعین کا مذہب | ۲۳ |
| ۵۵ | ائمہ اربعہ کا مذہب | ۲۳ |
| ۵۶ | حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب | ۲۳ |
| ۵۷ | غیر مقلدین کے امام ابن تیمیہ کا فیصلہ | ۲۳ |
| ۵۸ | پرانے غیر مقلد علماء کا فیصلہ | ۲۴ |
| ۵۹ | اہل حرمین طیبین اور سعودیوں کا عمل | ۲۴ |


Scanned by CamScanner

# قادریہ پبلشرز کی ایمان افروز مطبوعات

| کتاب کا نام | مصنف |
|---|---|
| ۱۔ ذکر بالجہر کا ثبوت | حضرت علامہ جلال الدین السیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ |
| ۲۔ جشنِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ | حضرت علامہ جلال الدین السیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ |
| ۳۔ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ | علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی |
| ۴۔ خواتین اور دینی مسائل | علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی |
| ۵۔ جمالِ مصطفیٰ ﷺ | علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی |
| ۶۔ تصوف وطریقت | علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی |
| ۷۔ مبارک راتیں | علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی |
| ۸۔ تفریح الخاطر فی شرح اسماء عبدالقادر | علامہ مفتی ابوصالح محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی |
| ۹۔ گیارہویں شریف کے دلائل | علامہ مفتی ابوصالح محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی |
| ۱۰۔ پاسبانِ بہشتی دروازہ | علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی مدظلہ العالی |
| ۱۱۔ رفع یدین کی شرعی حیثیت | علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی مدظلہ العالی |
| ۱۲۔ نسخِ رفع یدینً | علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی مدظلہ العالی |
| ۱۳۔ میلادِ مصطفیٰ ﷺ | علامہ محب الرحمٰن محمدی رضوی مدظلہ العالی |



# تحقیق رکعات تراویح

## رکعات تراویح کی اجمالی بحث:۔

یہ امر صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کی راتوں میں خود بھی قیام فرماتے تھے اور مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے روزہ ہائے رمضان کی فرضیت کے بعد پوری زندگی میں صرف ایک بار کے ماہ رمضان کی تئیسویں، پچیسویں اور ستائیسویں شب میں فوراً بعد نماز عشاء جماعت کے ساتھ نوافل ادا فرمائے تھے جن میں سے پہلی شب کو تہائی رات، دوسری رات کو آدھی رات اور تیسری شب کو آپ صبح تک اس نماز میں معروف رہے۔ ملاحظہ ہو (صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوۃ ص۱۱۴، نیز ابوداؤد ج۱ ص۱۹۰، نسائی جلد۱ ص۲۳۸، ترمذی ج۱ ص۹۹، ابن ماجہ ص۹۴)

مسلمانوں کی اصطلاح میں آپ کی اس نماز کو "نماز تراویح" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے خلاصہ یہ کہ نماز تراویح مسنون نماز ہے جو خود نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے البتہ یہ امر قابل تحقیق ہے کہ آپ نے ان راتوں میں جماعت کے ساتھ کتنی رکعتیں ادا فرمائی تھیں؟ پس اس بارے میں ہماری تحقیق یہ ہے کہ احادیث کے پورے ذخیرے میں اس کا کوئی صحیح صریح اور معتمد ثبوت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان راتوں میں آٹھ یا اس سے کم تراویح پڑھی ہوں البتہ صرف ایک روایت ایسی ہے جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ ملاحظہ ہو (مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۴، نیز مسند کشی، معجم بغوی، معجم کبیر طبرانی، بیہقی، تعلیق آثار السنن ۲۵۴)

یہ روایت اگرچہ باعتبار سند اتنی قوی نہیں تاہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے دور خلافت میں (۲۰) تراویح کو رائج فرمانا، صحابہؓ و تابعین اور امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل وغیرھم ائمۂ مجتہدین اور فقہاء ومحدثین کا ہمیشہ بیس تراویح پر عمل کرنا اور بیس سے کم پر راضی نہ ہونا اسے درجہ ضعف سے اٹھا کر قوت کے اعلیٰ پائے میں پہنچا دیتا ہے۔

Scanned by CamScanner

باقی غیرمقلدین تراویح کے آٹھ رکعات ہونے کے ثبوت میں جتنی روایات پیش کرتے ہیں وہ یا تو اصول حدیث کی روشنی میں صحیح نہیں ہیں، یا صحیح ہیں تو تراویح سے ان کا کوئی تعلق نہیں بلکہ ان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کا بیان ہے الغرض تراویح کے آٹھ رکعات ہونے کا کوئی صحیح اور مستند ثبوت نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ خیرالقرون یعنی صحابہؓ و تابعین اور اتباع تابعین کرام میں سے کسی ایک بزرگ کا بھی آٹھ رکعات یا اس سے کم رکعت تراویح کا قائل ہونا بطریق صحیح کسی مستند کتاب میں نہیں پایا جاتا۔

"و من ادعی فعلیه البیان بالبرهان"

امام ترمذی جو علماء سلف کے مسالک کے ایک بلند پایہ ماہر عالم گزرے ہیں انہیں بھی سلف صالحین میں سے کوئی ایسا عالم دین نہیں مل سکا جو آٹھ تراویح کا قائل ہو۔ اسی لئے انہوں نے صرف یہی لکھنے پر اکتفاء فرمایا کہ صحابہؓ و تابعین اور ائمہؒ کرام بیس تراویح کے قائل ہیں اور بعض علماء وتر اور اس کے بعد والی دو رکعتوں سمیت اکتالیس (۴۱) رکعات تراویح مانتے ہیں۔ ملاحظہ ہو (جامع ترمذی ج۱ ص۹۹ فاروقی کتب خانہ ملتان)(ملخصاً)

اب لیجئے غیرمقلدین کے آٹھ تراویح کے دلائل کا جواب پڑھیے۔

## آٹھ تراویح کی پہلی دلیل اور اس کا جواب:۔

غیرمقلدین صحیح بخاری (جلد۱ ص۱۵۴) اور موطاؔ محمد کے حوالہ سے آٹھ تراویح کی پہلی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ انہوں نے امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ۔

"کیف کانت صلٰوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان؟ فقالت ماکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدیٰ عشرۃ رکعه یصلی اربعا فلاتسئل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلثا"

یعنی رسول اللہ ﷺ کی ماہ رمضان کی رات کی نماز کی کیفیت کیا تھی؟ تو آپ نے فرمایا کہ رمضان ہوتا یا کوئی اور مہینہ رسول اللہ ﷺ (رات کو) گیارہ



رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے (جس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے) آپ (ایک سلام سے) چار رکعتیں ایسے حسین طریقے سے پڑھتے کہ ان کی خوبی اور لمبائی بیان سے باہر ہے۔ پھر آپ (ایک سلام سے) اور چار رکعتیں ایسے بہترین انداز سے ادا فرماتے کہ جن کی خوبصورتی اور درازی بیان میں نہیں آ سکتی۔ پھر آپ (ایک سلام سے) تین رکعات (وتر) پڑھتے۔

**الجواب:۔** اس روایت میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کا بیان ہے مصطلح نماز تراویح سے اس کا کوئی تعلق نہیں جس کے بعض دلائل حسب ذیل ہیں۔

**دلیل نمبر۱:۔** اس روایت کے دربارۂ تہجد ہونے اور تراویح کے بیان میں نہ ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس میں "فی رمضان ولا فی غیرہ" کے الفاظ وارد ہیں جن کا مفاد یہ ہے کہ ان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی اس نماز کا ذکر فرما رہی ہیں جو آپ ماہ رمضان المبارک اور دوسرے تمام مہینوں میں برابر ادا فرماتے تھے اور ظاہر ہے کہ وہ تہجد ہی ہے تراویح نہیں، کیونکہ تراویح صرف رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے جب کہ تہجد سال کے بارہ مہینوں میں ادا کی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ اس روایت میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کا بیان ہے تراویح سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

## حدیث میں معنوی تحریف:۔

غیرمقلدین اس حدیث کے ترجمہ میں بلادلیل محض اپنی طرف سے لفظ نماز کے ساتھ "تراویح" کا لفظ بھی بڑھا دیتے ہیں جو حدیث میں معنوی تحریف کے مترادف ہونے کے علاوہ انتہائی مضحکہ خیز بھی ہے کیونکہ ان کے اس ترجمہ کی رو سے ام المومنین کے اس قول کا مفہوم یہ ہو گا کہ رسول اللہ ﷺ سال کے بارہ مہینوں میں تراویح ادا فرمایا کرتے تھے جو گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔

**دلیل نمبر۳:۔** اس حدیث کا آخری جملہ بھی بتاتا ہے کہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے "تراویح سے اس کا کوئی تعلق نہیں چنانچہ اس کا آخری جملہ اس طرح ہے کہ

Scanned by CamScanner

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ
"اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشه ان عینی تنامان و لا ینام قلبی"
یعنی آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں (پھر بیدار ہو کر وضو کئے بغیر نماز شروع فرما دیتے ہیں) تو آپ نے فرمایا اے عائشہ! بات یہ ہے کہ میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں مگر میرا دل جاگتا رہتا ہے (یعنی محض نیند کرنے سے میرا وضو نہیں ٹوٹتا)
حدیث کے اس آخری جملہ کا مفاد یہ ہے کہ اس میں مذکورہ نماز وہ نفلی نماز ہے جو رسول اللہ ﷺ نیند فرما لینے کے بعد پڑھتے تھے جو ظاہر ہے کہ تہجد تھی۔ تراویح نہیں تھی کیونکہ تراویح نیند کرنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

**مجرمانہ خیانت:۔** حدیث شریف کا یہ جملہ غیرمقلدین کی نقل کردہ اس روایت کے آخری الفاظ سے بالکل متصل، ماسوائے ابن ماجہ پوری صحاح ستہ میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو (صحیح بخاری ج۱ ص۱۵۴۔ ۲۶۹ صحیح مسلم ج۱ ص۲۵۴ ابوداؤد ج۱ ص۱۸۹۔ ترمذی ج۱ ص۵۹۰۔ نسائی ج۱ ص۲۴۸) مگر غیرمقلدین "و لفظه ان عینی تنام ولا ینام قلبی" کے الفاظ انتہائی مجرمانہ خیانت کا ارتکاب کرتے ہوئے صاف اڑا جاتے ہیں۔
کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اس جملے کے نقل کر دینے سے قارئین پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ اس حدیث میں نماز تہجد کا بیان ہے تراویح سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

**دلیل نمبر۴:۔** اس حدیث کے دربارہ تراویح نہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ بہت سے علماء سلف بلکہ خود غیرمقلدین کے بزرگوں نے بھی واضح لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے تراویح کی تعداد رکعات کچھ ثابت نہیں پس اگر غیرمقلدین کی پیش کردہ یہ حدیث تراویح کے بارے میں ہوتی تو وہ تعداد رکعات کے ثبوت کے انکار کرنے کی بجائے صاف کہہ دیتے کہ تراویح کی آٹھ رکعات ہیں جس کی دلیل بخاری شریف وغیرہ کی یہ حدیث ہے۔ ان علماء اور بزرگان غیرمقلدین کے بعض حوالے حسب ذیل ہیں۔
(۱) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔



"ان العلماء اختلفوا فی عددها ولو ثبت ذلک من فعل النبی صلی اللہ علیه وسلم لم یختلف فیه"
یعنی علماء کا تراویح کی تعداد رکعات کے بارے میں خاصا اختلاف ہے (یعنی بعض بیس کے قائل ہیں اور بعض اس سے زائد کے) اگر اس کی تعداد رکعات نبی کریم ﷺ کے عمل سے ثابت ہوتی تو اس میں اختلاف نہ پڑتا۔ ملاحظہ ہو (الحاوی للفتاویٰ ج۱ ص۳۴۸۔ رسالہ المصابیح طبع مصر)
(۲) امام کشی نے اپنی کتاب "الخادم" میں فرمایا۔
"الثابت فی الصحیح الصلوة من غیر ذکر العدد"۔
یعنی نبی کریم ﷺ سے تراویح ثابت ہے اس کی تعداد رکعات ثابت نہیں۔ ملاحظہ ہو (الحادی للنفاوی ج۱ ص۳۵۰)
(۳) امام سبکی شرح المنہاج میں فرماتے ہیں۔
"اعلم انه لم ینقل کم صلی رسول اللہ"
یعنی یقین جانیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات ثابت نہیں کہ آپ نے تراویح کی کتنی رکعات پڑھی تھیں۔ ملاحظہ ہو (الحادی ج۱ ص۳۵۰)
(۴) غیرمقلدین کے پیشوا ابن تیمیہ صاحب لکھتے ہیں۔
"ومن ظن ان قیام رمضان فیه عدد معین موقت عن النبی صلی اللہ علیه وسلم لا یزید ولا ینقص فقد اخطاء"
یعنی جو یہ سمجھتا ہو کہ تراویح کی تعداد نبی کریم ﷺ سے ایسی تعین سے ثابت ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی تو وہ غلطی پر ہے۔ ملاحظہ ہو (مشکوۃ ص۱۱۵۔ ۵ بحوالہ مرقاۃ)
(۵) غیرمقلدین کے رہنما قاضی شوکانی صاحب لکھتے ہیں۔
"قصر الصلواة المسماة بالتراویح علی عدد معین و تخصیصها بقراء مخصوصنه لم تروبه سننه"
یعنی نماز تراویح کی تعداد اور اس میں مخصوص قرات کی تخصیص کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ ملاحظہ ہو (نیل الاوطار ج۳ ص۵۸۔ بحوالہ کتاب التراویح از غزالی زماں)

Scanned by CamScanner

(۶) غیرمقلدین کے بزرگ وار صدیق حسن بھوپالی صاحب لکھتے ہیں۔

"و لم یات العدد فی الروایات الصحیحه المرفوعه"

یعنی تراویح کی تعداد رکعات رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔ ملاحظہ ہو (الانتقاد الرجیح ۶۱۔ بحوالہ رسالہ رکعات تراویح)

(۷) غیرمقلدین کے ایک اور بزرگ مولانا وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

"ولا یتعین لصلوة لیالی رمضان یعنی التراویح عدد معین"

یعنی نماز تراویح کی شرعاً کوئی تعداد مقرر نہیں۔ ملاحظہ ہو (نزل الابرار ج۱۔ ۱۲۶ طبع سعید المطابع بنارس یو پی)

(۸) ایک اور غیرمقلد عالم مولانا نورالحسن بن صدیق حسن خان صاحب بھوپالی لکھتے ہیں "بالجملہ عددے معین در مرفوع نیامدہ" یعنی رسول اللہ ﷺ کی کسی حدیث میں تراویح کی کوئی مقرر تعداد ثابت نہیں۔ ملاحظہ ہو (عرف الجاوی فارسی ص۸۴ طبع بھوپال)

خلاصہ یہ کہ بعض علماء سلف اور خود غیرمقلدین کے بزرگوں کا یہ تصریح کرنا بھی کہ تراویح کی رکعات کی تعداد کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ان کی پیش کردہ اس روایت کو تراویح سے کوئی تعلق نہیں۔ اب یہ غیرمقلدین ہی بتائیں کہ اس بارے میں سچا کون ہے۔ وہ خود یا ان کے یہ محترم بزرگان؟

## ایک شبہ کا ازالہ :۔

شاید کوئی یہ شبہ پیش کرے کہ ان اقوال کی روشنی میں بیس تراویح کے مرفوعاً ثبوت کی بھی نفی ہو جاتی ہے تو اس کا ازالہ یہ ہے کہ ان علماء کے کلام کا محمل یہ ہے کہ تراویح کی تعداد رکعات کی کوئی ایسی حدیث موجود نہیں جو اس باب میں سند صحیح کے ساتھ صریحاً مروی ہو جو اپنی جگہ درست ہے۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما دربارہ بیس رکعات مرفوعاً صریح تو ہے مگر از روئے سند اس میں سقم پایا جاتا ہے البتہ اس کا مضمون صحابہ و تابعین اور اتباع و ائمہ و مجتہدین کے معمول ہونے کی وجہ سے قوی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے موضوع کسی محدث نے نہیں کہا اس لئے اس لحاظ سے وہ ان علماء کے اس کلام کی زد میں نہیں



آتی۔

"فافہم واحفظ ہذا فانه نافع جدا"

**دلیل نمبر۵ :۔** امام محمد بن نصر مروزی نے (جنہیں غیرمقلدین اپنا پیشوا مانتے ہیں) اپنی کتاب قیام اللیل (ص۱۵۷ طبع رحیم یارخان) میں رکعات تراویح کا ایک باب باندھا ہے اور اس کے تحت انہوں نے بے شمار روایات اور احادیث درج کی ہیں غیرمقلدین کی پیش کردہ اس روایت کو جو از روئے سند صحیح ترین اور مشہور ترین روایت ہے اس کا اس باب میں ذکر تو کجا' اس کی طرف انہوں نے پورے باب میں خفیف سا اشارہ تک نہیں کیا بلکہ وہ اسے تہجد کے باب میں لائے ہیں۔ ملاحظہ ہو (قیام اللیل ص۸۲ طبع رحیم یار خان) جو اس بات کی روشن دلیل ہے کہ امام مروزی کے نزدیک بھی غیرمقلدین کی پیش کردہ اس حدیث کو تراویح سے کوئی تعلق نہیں۔ عنوان باب یہ ہے۔

"باب عدد الرکعات التی یقوم بها الامام والناس فی رمضان"

یعنی یہ باب تراویح کی ان رکعات کی تعداد کے بیان میں ہے جسے لوگوں کو ماہ رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ ملاحظہ ہو (ص۱۵۹ طبع رحیم یارخان)

**دلیل نمبر۶ :۔** بعض روایات میں ان رکعات کے ساتھ متصلاً" فجر کی دو رکعت سنت پڑھنے کا ذکر بھی ہے (جیساکہ صحیح مسلم ج۱ ص۲۵۴ میں ہے۔ یہ بھی اس امر کی واضح دلیل ہے کہ یہ وہ نماز تھی جس کا نماز فجر سے کچھ پہلے پڑھنا معمول تھا اور ظاہر ہے کہ وہ تہجد ہی ہے۔

**دلیل نمبر۷ :۔** نیز ابو سلمہ کا حضرت صدیقہ سے یہ سوال بھی اس حدیث کے دربارہ تہجد ہونے کی دلیل ہے کہ وہ ان سے ایک ایسے امر کے بارے میں پوچھ رہے تھے جس سے وہ زیادہ واقف تھیں اور وہ تہجد ہے کیونکہ آپ ﷺ گھر میں ادا فرماتے تھے (واہل بیت ادری بما فیه) پس اگر ان کا یہ سوال تراویح کے بارے میں ہوتا تو وہ حضرت عائشہ کی بجائے کسی مرد صحابی سے اس کی وضاحت پوچھتے کیونکہ تین رات

Scanned by CamScanner

کی باجماعت تراویح میں بے شمار صحابہ کرام شامل تھے۔

**دلیل نمبر ۸:۔** اس حدیث کے مرکزی راوی حضرت امام مالک ہیں اگر یہ حدیث تراویح کے بارے میں ہوتی تو وہ اسے اپنا مذہب بناتے ہوئے آٹھ رکعات تراویح کے قائل ہوتے جب کہ علی التحقیق آٹھ تراویح ان کا مذہب نہیں جو اس امر کی روشن دلیل ہے کہ اس حدیث کو تراویح سے کوئی تعلق نہیں۔ ملاحظہ ہو (قیام اللیل ص۱۵۹ طبع رحیم یار خان) اس حوالہ سے امام مالک کے بارے میں کچھ تفصیل آئندہ سطور میں بھی آ رہی ہے۔

**دلیل نمبر ۹:۔** اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے بھی روایت کیا مگر وہ بھی آٹھ رکعات کے قائل نہیں۔ یہ بھی اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ اس روایت کو تراویح سے کوئی تعلق نہیں۔ ملاحظہ ہو (قیام اللیل ص۱۵۹)

**دلیل نمبر ۱۰:۔** خود غیرمقلدین بھی اس حدیث کے آخر میں لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ "تراویح تہجد ہی کا نام ہے" ملاحظہ ہو (رسالہ مسئلہ تراویح ص ۳ سطر نمبر ۵، ۶) گویا وہ یہ مان رہے ہیں کہ یہ حدیث تہجد ہی کے بارے میں ہے جسے کھینچا تانی سے انہوں نے تراویح پر محمول کیا اور اس سے وہ ہمیں یہ اشارہ بھی دے رہے ہیں کہ ان کی آٹھ تراویح کے تمام دلائل کا انحصار صرف انہی حدیثوں پر ہے۔ جن میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کا بیان ہے ان کے علاوہ ان کے پاس آٹھ تراویح کی اور کوئی قابل اعتماد دلیل نہیں ہے۔

## تہجد و تراویح دو الگ نمازیں ہیں:۔

البتہ ان کا یہ کہنا کہ "تراویح تہجد ہی کا نام ہے غلط بلکہ مسلمانوں کو تہجد کی عظیم نیکی سے محروم کرنے کے مترادف ہے" تحقیق یہ ہے کہ تراویح اور تہجد ایک نہیں بلکہ دو الگ نمازیں ہیں جس کے بعض دلائل حسب ذیل ہیں۔

**دلیل نمبر ۱:۔** تہجد نماز پنجگانہ اور ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور ہجرت



سے پہلے مکہ معظمہ میں شروع ہوئی جس کا بیان سورۃ مزمل کی ابتدائی آیات میں ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے۔ ملاحظہ ہو (ابوداؤد ج۱ ص۱۹۰ نیز قیام الیل ص۷) اور تراویح نماز پنجگانہ اور روزوں کی فرضیت اور ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مسنون کی گئی چنانچہ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

"کتب اللہ علیکم صیامہ وسننت لکم قیامہ"

یعنی ماہ رمضان کے روزے تم پر اللہ نے فرض فرمائے ہیں اور اس کا قیام تمہارے لئے میں مسنون کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو (ابن ماجہ عربی ص۹۴) (اسی طرح نسائی ج۱ ص۳۰۸ طبع قدیمی قیام اللیل ص۱۵۲ طبع رحیم یار خان اور مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ ص۳۹۵ طبع کراچی میں بھی ہے)

اگر تراویح اور تہجد ایک ہی نماز کے نام ہیں تو پہلے سے مشروع شدہ تہجد کو دوبارہ مسنون کرنے کے کیا معنی؟ پس ان کی مشروعیت کی تاریخ کا مختلف ہونا ان کے جداگانہ نمازیں ہونے کی دلیل ہے۔

**دلیل نمبر ۲:۔** اسی سے ایک فرق یہ معلوم ہوا کہ تہجد کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست قرآن مجید میں اور تراویح کو بذریعہ رسول اللہ ﷺ حدیث شریف میں مشروع فرمایا۔

**دلیل نمبر ۳:۔** تہجد و تراویح میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ تراویح رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے جب کہ تہجد سال کے تمام مہینوں میں پڑھی جاتی ہے۔

**دلیل نمبر ۴:۔** تراویح نیند کرنے سے پہلے اول شب میں پڑھی جاتی ہے چنانچہ ابوداؤد ج۱ ص۱۹۵ ترمذی ج۱ ص۹۹ نسائی ج۱ ص۲۳۸، ابن ماجہ ص۹۴ اور مشکوۃ عربی ص۱۱۴ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جن تین راتوں میں تراویح باجماعت ادا فرمائی تھی تو اس کی ابتداء آپ نے اول شب سے کی تھی جب کہ تہجد کے لئے کچھ نہ کچھ نیند کر لینا ضروری ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تہجد رات کے پچھلے حصہ میں نیند سے بیدار ہو کر ادا فرماتے تھے ملاحظہ ہو (صحیح بخاری ج۱

Scanned by CamScanner

ص۱۵۲ صحیح مسلم ج۱ ص۲۵۵) اسی طرح صحابہ و تابعین سے بھی ثابت ہے کہ تہجد کے لئے نیند کرنا شرط ہے ملاحظہ ہو (عینی شرح بخاری ج۷ ص۲۰۳ بحوالہ معجم کبیر و اوسط طبرانی، کتاب التراویح) نیز غیرمقلد عالم مولانا وحید الزمان صاحب نے بھی اسی طرح لکھا ہے ملاحظہ ہو (نزل الابرار ج۱ ص۱۲۶) اس سے بھی معلوم ہوا کہ تہجد اور تراویح دو مختلف نمازیں ہیں۔

**دلیل نمبر۵:۔** تراویح کا باجماعت ادا کرنا اولیٰ ہے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے ملاحظہ ہو (مشکوۃ ص۱۱۴ بحوالہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ) جب کہ تہجد آپ نے ہمیشہ اکیلے پڑھی اور تداعی کے ساتھ نماز تہجد باجماعت ادا کرنا آپ ﷺ سے ثابت نہیں جو ان دونوں کے جداگانہ نمازیں ہونے کی دلیل ہے۔

**دلیل نمبر۶:۔** تہجد کے لئے رسول اللہ ﷺ نے پوری رات کبھی قیام نہیں فرمایا۔ ملاحظہ ہو۔ صحیح بخاری ج۱ ص۱۵۳) جب کہ جن تین راتوں میں آپ نے باجماعت تراویح ادا فرمائی ان میں سے تیسری رات آپ صبح تک نماز میں مصروف رہے۔ ملاحظہ ہو (مشکوۃ عربی ص۱۱۲) جو ان کے متفرق ہونے کی دلیل ہے۔

**دلیل نمبر۷:۔** ایک دلیل یہ بھی ہے کہ کتب احادیث میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کی ہیئت آپ کی نماز تراویح کی ہیئت سے یکسر مختلف ہے جو خادم حدیث پر کسی طرح مخفی نہیں۔

**دلیل نمبر۸:۔** صحیح بخاری ج۱ ص۲۶۹ میں ہے کہ امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح پڑھنے والے صحابہ و تابعین سے فرمایا۔

"والتی تنامون عنہا افضل من التی تقومون"

یعنی (اخیر شب کی جس نماز تہجد) سے تم سو جاتے ہو وہ اول شب میں پڑھی جانے والی تمہاری اس نماز (تراویح) سے کہیں افضل ہے۔ امیرالمومنین کا یہ ارشاد بھی تہجد و تراویح کے جداگانہ نمازیں ہونے کی دلیل ہے۔

**دلیل نمبر۹:۔** اگر تہجد اور تراویح ایک ہے تو غیرمقلدین صرف آٹھ رکعات ہی کو



مسنون کہہ کر اسے کیوں پڑھتے ہیں چار، چھ اور دس رکعات تہجد بھی تو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے پس وہ انہیں سنت کہہ کر رمضان المبارک میں کبھی کبھی انہیں کیوں ادا نہیں کرتے؟

**دلیل نمبر۱۰:۔** اگر تراویح اور تہجد جداگانہ نمازیں نہیں تو جن محدثین اور پیشوایان غیرمقلدین نے تراویح کی تعداد رکعات کے رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہونے کا انکار کیا ہے (جیسا کہ باحوالہ بالتفصیل گزر چکا ہے) ان کے اس انکار کے کیا معنیٰ؟ اور انہوں نے روایت ام المومنین کو دلیل بنا کر تراویح کے گیارہ رکعت ہونے کا قول کیوں نہیں کیا؟ "تلک عشرۃ کاملہ"

## ایک سوال کا جواب:۔

اس مقام پر غیرمقلدین یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ اگر تہجد و تراویح دو الگ نمازیں ہیں تو جن تین راتوں میں حضور ﷺ نے تراویح ادا فرمائی تھی ان پر علیحدہ علیحدہ پڑھنے کا کیا ثبوت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ ان تین راتوں میں سے پہلی شب کو رات کا تہائی حصہ اور دوسری نصف حصہ گزرنے پر نماز تراویح سے فارغ ہوئے تھے اس لئے یہ عین ممکن ہے کہ بعد فراغت ان میں آپ نے کچھ دیر آرام فرما لیا اور بعد میں تہجد ادا فرمائی ہو جب کہ عدم نقل عدم وجود کو مستلزم نہیں البتہ آخری شب کے بارے میں یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کیونکہ اس میں آپ نے صبح تک قیام فرمایا تھا مگر اس میں بھی اتنا نیند کر لینے کا احتمال ہے جسے نخہ نیند کر لینا کہا جائے اور حصول تہجد کے لئے کافی ہو جیسے غلبہ نیند کی وجہ سے بسا اوقات دوران نماز نمازی کو اونگھ آ جاتی ہے جو قابل ذکر نیند نہ ہونے کی وجہ سے تمام رات جاگنے اور تراویح کے بھی منافی نہیں، البتہ یہ درست ہے کہ اس میں آپ نے "مستقلا" تہجد ادا نہیں فرمائی لیکن بایں ہمہ آپ ﷺ کے بارے میں ترک تہجد کا قول بھی نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ جمہور کے قول کے مطابق آپ پر نماز تہجد فرض تھی اس لئے یہی کہا جائے گا کہ چونکہ یہ نماز تراویح تہجد کے وقت میں ادا کی گئی تھی اس لئے اس نے تہجد کا کام بھی دیا (جیسے نماز چاشت کے وقت نماز کسوف کی ادائیگی سے نماز چاشت بھی

Scanned by CamScanner

ادا ہو جاتی ہے) اور اس سے غیرمقلدین کو بھی انکار نہیں چنانچہ غیرمقلد عالم مولانا وحید الزماں صاحب اپنی کتاب نزل الابرار (ج۱ ص۱۲۶) میں لکھتے ہیں۔

"و التراویح تکفی عن التہجد فی رمضان"

یعنی رمضان میں نماز تراویح سے نماز تہجد بھی ادا ہو جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ رمضان المبارک کی جن بعض راتوں میں رسول اللہ ﷺ ابتداء شب سے صبح تک نماز تراویح میں مصروف رہے ان میں آپ نے مستقلاً نماز تہجد ادا نہیں فرمائی تاہم چونکہ اس تراویح کی ادائیگی نماز تہجد کے وقت تک جاری رہی تھی اس لئے اس نماز سے تہجد بھی ادا ہو گئی یہ نہیں کہ تراویح اور تہجد ایک نماز کے دو نام ہیں پس اس سے تہجد اور تراویح کا ایک ہونا کسی طرح ثابت نہ ہوا۔

## آٹھ تراویح کی دوسری دلیل اور اس کا جواب:۔

آٹھ تراویح کے ثبوت میں طبرانی وغیرہ کے حوالہ سے دوسری دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر رمضان ثمان رکعات واوتر فلما کانت القابلنه جمعنا فی المسجدو رجونا یخرج فلم نزل فیه حتی اصبحنا ثم دخلنا قلنا یا رسول اللہ اجتمعنا البار حنه فی المسجد ورجونا ان تصلی بنا فقال انی خشیت ان یکتب علیکم"

یعنی رمضان المبارک میں ایک رات رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وتر کے علاوہ آٹھ رکعات پڑھائیں۔ دوسری رات ہم مسجد میں جمع ہو کر صبح تک آپ کا انتظار کرتے رہے کہ شاید آپ تشریف لائیں لیکن آپ تشریف نہ لائے پس ہم نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم اس امید پر آج رات مسجد میں بیٹھے رہے کہ آپ ہمیں (کل کی طرح) نماز پڑھائیں گے۔ (لیکن آپ تشریف نہ لائے حضور اس کی کیا وجہ ہے؟) تو آپ نے فرمایا۔ مجھے یہ خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ (مسلسل باجماعت ادا کرنے سے) یہ نماز تم پر کہیں فرض نہ ہو جائے۔

**الجواب:۔** یہ روایت شدید ناقابل احتجاج اور سخت ضعیف ہے جس کے بعض وجوہ



حسب ذیل ہیں۔

**وجہ اول:۔** اس روایت میں صرف ایک رات باجماعت تراویح پڑھنے کا ذکر ہے جب کہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ کی متعدد صحیح احادیث میں یہ ہے کہ نماز تراویح جماعت کے ساتھ تین رات پڑھی گئی تھی۔ ملاحظہ ہو (مشکوٰۃ ص۱۱۴) پس یہ روایت صحیح احادیث سے متعارض ہونے کی وجہ سے ساقط الاعتبار قرار پائی یا پھر یہ کوئی اور واقعہ ہے جسے تراویح سے کوئی تعلق نہیں۔ (باقی حافظ ابن حجر عسقلانی نے اسے واقعہ واحدہ قرار دے کر جو تطبیق دینے کی کوشش کی ہے اس پر انہیں خود کو بھی یقین نہیں چہ جائیکہ اسے کسی دوسرے کے لئے حجت قرار دیا جائے کیونکہ انہوں نے اس کے لئے بلاثبوت "شاید" کے لفظ استعمال کئے ہیں۔

**وجہ دوم:۔** علاوہ ازیں نماز تراویح کے اس واقعہ کو متعدد صحابہ کرام نے روایت کیا ہے اور یہ روایتیں صحاح ستہ وغیرہ میں موجود ہیں مگر ان میں سے کسی روایت میں آٹھ یا آٹھ سے کم رکعات کا کسی صحابی نے کچھ ذکر نہیں کیا پس اس وجہ سے بھی یہ روایت محل نظر ٹھہری۔

**وجہ سوم:۔** گذشتہ صفحات میں متعدد حوالہ جات سے ہم لکھ آئے ہیں کہ بہت سے علماء سلف اور خود غیرمقلدین کے بزرگوں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے تراویح کی تعداد رکعات کے ثبوت سے انکار کیا ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح تھی تو انہوں نے تعداد رکعات تراویح کے ثبوت سے انکار کیوں کیا؟ اس صورت میں یہی کہنا پڑے گا کہ یہ حدیث ان علماء کے نزدیک یا تو صحیح نہیں یا پھر اس میں جس نماز کا واقعہ مذکور ہے وہ نماز تراویح نہیں بلکہ کوئی اور نماز ہے۔

**وجہ چہارم:۔** اس روایت کی سند میں "عیسیٰ بن جاریہ" نامی ایک روای ہے۔ ملاحظہ ہو (قیام اللیل ص۱۹۶، ۱۵۵) جو سخت ضعیف ہے اور اس پر ائمہ حدیث نے شدید جرحیں کی ہیں پس اس وجہ سے بھی یہ حدیث غیرصحیح قرار پائی چنانچہ میزان الاعتدال (ج۳ ص۳۱۱) اور تہذیب التہذیب (ج۸ ص۲۰۷) میں ہے امام یحیی بن

Scanned by CamScanner

ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں۔

"جاء ابی بن کعب الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه کان من اللیله شیئی فی رمضان قال وما ذاک یا ابی قال نسوۃ داری قلن انا لانقرء فنصلی بصلوتک قال فصلیت بھن ثمان رکعات واوترت"

یعنی حضرت ابی بن کعب نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آج رات مجھ سے ایک بات ہو گئی ہے (راوی نے کہا کہ یہ واقعہ رمضان کا ہے) آپ نے فرمایا۔ اے ابی کیا ہو گیا؟ عرض کی میرے گھر کی عورتوں نے مجھ سے کہا کہ ہم قرآن پڑھی ہوئی نہیں ہیں ہم تمہاری اقتداء میں نماز پڑھنا چاہتی ہیں پس میں نے انہیں آٹھ رکعت اور وتر پڑھائے۔

**الجواب:۔** یہ روایت بھی سخت ضعیف ہے اور اس پر بھی کئی وجوہ سے کلام ہے۔

**اولاً:۔** قیام اللیل ص۱۵۵ میں "فی رمضان" کے لفظ ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت جابر خود یہ بیان فرما رہے ہیں کہ یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے اور مجمع الزوائد میں (یعنی فی رمضان) کے الفاظ ہیں جن کا مفاد یہ ہے کہ حضرت جابر نہیں بلکہ نیچے کا کوئی راوی بطور تشریح کہہ رہا ہے کہ یہ واقعہ رمضان المبارک میں پیش آیا تھا اور مسند احمد ج۵ ص۱۱۵ طبع مکتبہ المکرمہ) میں نہ تو "فی رمضان" کے لفظ ہیں اور نہ ہی اس میں "یعنی فی رمضان" کے الفاظ ہیں پس مسند میں ان الفاظ کا نہ ہونا اور مجمع الزوائد میں ان کا "یعنی" کے لفظوں کا پایا جانا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ اصل روایت میں یہ لفظ نہیں ہیں جب کہ اس کا مرکزی روای ایک ہی ہے جس کی نشاندہی عنقریب آ رہی ہے پس جب اس واقعہ کا رمضان المبارک میں پیش آنا سرے سے ثابت ہی نہیں (یا کم از کم غیر یقینی ہے) تو اسے تراویح پر محمول کرنا محض سینہ زوری نہیں تو اور کیا ہے؟

**ثانیاً:۔** قیام اللیل (ص ۱۵۵) اور مجمع الزوائد میں ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ



یہ واقعہ حضرت ابی کے ساتھ پیش آیا تھا مگر مسند احمد میں اس طرح ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابی نے انہیں بتایا تھا کہ یہ واقعہ کسی اور شخص کا ہے پس اس اختلاف سے بھی یہ روایت محل نظر ہو جاتی ہے۔

**ثالثاً:۔** اس کی سند میں بھی عیسیٰ بن جاریہ روای ہے۔ ملاحظہ ہو (قیام اللیل ص۱۵۵، مسند احمد ج۵ ص۱۱۵) جو سخت ضعیف ہے جیسا کہ بالتفصیل گزر چکا ہے پس یہ روایت ہر طرح سے ناقابل احتجاج ٹھہری۔

## تحسین ہثیمی کا جواب:۔

رہا یہ کہ صاحب مجمع الزوائد علامہ ہثیمی نے اس کی سند کو حسن کہا تو اولاً۔ جب فی الواقع اس کی سند پر محدثین کا سخت کلام موجود ہے تو وہ حسن کیسے ہو گئی جب کہ اس کے مافات کی تلافی کرنے والی اور اس کی موید کوئی دوسری روایت بھی نہیں۔

**ثانیاً:۔** تحفتہ الاحوذی کے مولف مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری غیرمقلد نے اپنی کتاب ابکار المنن میں (جو انہوں نے آثار السنن کے رد میں لکھی ہے) کئی مقام پر لکھا ہے کہ ہثیمی کے کسی حدیث کو حسن یا صحیح کہہ دینے کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ مجمع الزوائد میں ان کی بے شمار اغلاط پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ اس کے ص۷۵ پر لکھتے ہیں۔

"ولا یطمئن القلب تبحسین الھیثمی فان له اوھا ما فی مجمع الزوائد"

نیز ص ۱۹۹ پر لکھا ہے۔

"و لا یطمئن القلب علی تصحیح الھیثمی فان له اوھا مافی مجمع الزوائد"

نیز صفحہ ۱۹۹ پر لکھا ہے۔

ولا یطمئن القلب علی تصحیح الھیثمی

بتایئے کل تک جو کتاب غلطیوں کا پلندہ اور غیر معتبر تھی آج وہ کیسے حجت بن گئی اور جس کے مولف پر یقین نہیں تھا اس کے عقیدت مند کیوں بن گئے۔ شاید ضرورت

Scanned by CamScanner

ایجاد کی ماں ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

## آٹھ تراویح کی چوتھی اور آخری دلیل کا جواب:۔

موطا مالک، سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ کے حوالے سے آٹھ تراویح کے ثبوت میں چوتھی اور آخری دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ۔

"امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و تمیما الداری ان یقوما للناس فی رمضان باحدی عشرہ رکعہ"

یعنی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم الداری کو حکم دیا تھا کہ وہ رمضان شریف میں لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھائیں۔ اھ

**الجواب:۔** یہ روایت بھی غیرمقلدین کو کسی طرح مفید نہیں اور نہ ہمیں کچھ مضر ہے کیونکہ اولاً" یہ صحابی رسول حضرت عمر رضی اللہ کا قول ہے جب کہ غیرمقلدین کے مسلک میں صحابہ کرام کے اپنے اقوال بالخصوص حضرت عمر کا قول حجت نہیں۔ چنانچہ غیرمقلدین کے پیشوا مولانا نورالحسن بن صدیق حسن خان صاحب بھوپالی نے اپنی کتاب عرف الجادی (ص۸۰ طبع بھوپال) میں لکھا ہے۔

"وحجت باثار صحابه قائم نیست ونه احد را او تعالی از عباد خود بایں اثار متعبد ساخته" اھ

اسی کے ص ۱۰۳' ۱۱۲ میں حضرت عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک فیصلہ کے بعد لکھا ہے۔

"ایں ہمه موقوفات است بحجت نمی ارزد گواسانیدش رجال ثقات باشند۔ اھ

یعنی صحابہ کے اقوال و افعال دلیل بنانے کے قابل نہیں اگرچہ صحیح سندوں کے ساتھ بھی کیوں نہ مروی ہوں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان کا پابند بنایا



ہے۔

پس غیرمقلدین سے ہم پوچھتے ہیں کہ تراویح کے بارے میں حضرت عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول محض ان کا اپنا ہے یا کسی حدیث نبوی سے موید ہے دوسری صورت تو ہے نہیں چونکہ آٹھ تراویح کے بارے میں جتنی حدیثیں پیش کی جاتی ہیں یا تو وہ صحیح نہیں ہیں یا صحیح ہیں تو وہ تہجد کے بارے میں ہیں اور تراویح سے انہیں کوئی تعلق نہیں۔ (کما مر تفصیلا")

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا ہی قول ہوا جو آپ کے نزدیک حجت نہیں، پس جسے تم خود قابل احتجاج نہیں سمجھتے اسے اپنی دلیل سمجھ کر کیسے پیش کر سکتے ہو؟ اور اگر اب ماننے والے بن گئے ہو تو ایک مجلس کی تین طلاق کے بارے میں بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ تسلیم کرو، اور اگر آپ نے یہ روایت ہم پر الزاما" پیش کی ہے کہ اقوال صحابہ ہمارے نزدیک حجت ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ۔

**اولا":۔** ہمارے نزدیک اس حدیث کا متن اپنے ظاہر معنی میں ثابت نہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ گیارہ رکعات پڑھانے کے حکم دینے کے لفظ امام مالک نے روایت کئے ہیں جس میں حضرت سائب کے شاگرد محمد بن یوسف کے دوسرے دو شاگردوں یزید بن خصیفہ اور حارث بن ابی ذباب) نے ان سے ۱۱ کی بجائے ۲۰ رکعات تراویح کے پڑھنے کا ذکر کیا ہے جیسا کہ بیہقی کی السنن الکبری اور معرفته السنن والاثار اور عینی شرح بخاری وغیرہ میں ہے۔ بلکہ اس روایت کے مطابق خود محمد بن یوسف کے طریق سے بھی ۱۱ کی بجائے ان سے ۲۰ رکعات تراویح مروی ہیں جیسا کہ امام بخاری و مسلم کے استاذ الاساتذہ امام عبدالرزاق کی کتاب المصنف میں ہے پس اس صورت میں ترجیح بیس رکعات ہی کی روایت کو ہے اور اس کی ایک وجہ ترجیح یہ بھی ہے کہ تاریخ اور حدیث کی کسی کتاب میں سوائے شاذ روایت کے کہیں نہیں ہے کہ کبھی کسی امام یا اسلامی حاکم نے حرم کعبہ یا حرم مدینہ میں آٹھ رکعات تراویح پڑھائی ہو یا اس کا فتویٰ دے کر اسے مروج کیا ہو۔

"ومن ادعی فعلیه البیان"

اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ فاروق اعظم مسجد نبوی میں ایک متفقہ فیصلہ کریں

Scanned by CamScanner

اور عمل اس پر کوئی بھی نہ کرے اور اتنے بڑے واقعہ کے عملی نمونے کا ذکر کہیں بھی نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی مکہ المکرمہ اور مدینہ منورہ میں (باجود یکہ غیر مقلدین کے ہم عقیدہ نجدیوں کی حکومت ہے مگر وہ پھر بھی تراویح ۲۰ رکعات ہی پڑھتے پڑھاتے ہیں)۔

**ثانیا" :۔** یہ روایت اگر اپنے ظاہر متن پر صحیح ہوتی تو امام مالک جو اس حدیث کے روای ہیں اسے اپنا مذہب بناتے اور آٹھ تراویح کے قائل ہوتے اور اہل مدینہ بھی اس پر عمل کرتے، مگر حقیقت اس کے برعکس ہے کیونکہ اہل مدینہ اور امام مالک وتر اور اس کے بعد والی رکعتوں سمیت اکتالیس رکعات تراویح کے قائل ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ (جامع ترمذی ج۱ ص۹۹ طبع رشیدیہ دہلی۔ الحاوی للفتاویٰ ج۱ ص۳۴۸ طبع مصر، قیام اللیل ص۱۵۹ طبع رحیم یارخان، نیز ہدایہ المجتہد اور المدونہ الکبریٰ درفقہ مالکی)

## ۴۱ رکعات کیوں؟ :۔

یہ ۴۱ رکعات بھی دراصل بیس رکعات ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اہل مکہ ہر چار رکعت تراویح کے بعد طواف کعبہ کرتے تھے اہل مدینہ اس طواف کے بدلے چار رکعت نفل بغیر جماعت کے پڑھنے لگے اور اس میں ۳ رکعت وتر اور اس کی بعد کی دو رکعت نفل بھی شامل ہیں اس طرح سے مطابق نقشہ ذیل یہ کل ۴۱ رکعتیں ہوئیں۔ نقشہ یہ ہے۔

"۴ تراویح ۴ نفل۔ ۴ تراویح ۴ نفل۔ ۴ تراویح ۴ نفل۔ ۴ تراویح ۴ نفل۔ ۴ تراویح ۳ وتر۔ ۲ نفل= ۴۱ رکعات۔ ملاحظہ ہو (الحاوی للفتاویٰ ج۱ ص۳۴۸ طبع مصر)

## گیارہ کی روایت کا جواب :۔

بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک روایت یہ ہے کہ امام مالک وتر سمیت ۱۱ رکعت تراویح کے قائل تھے جیسا کہ الحاوی للفتاویٰ ج۱ ص۳۵۰ میں بحوالہ امام سبکی علامہ جوزی شافعی کا قول منقول ہے جیسے عینی شرح بخاری میں ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کی اپنی فقہ کی کتابوں میں اس کا کوئی وجود نہیں۔ پھر علامہ



جوری اور علامہ عینی حنفی شافعی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے کوئی مالکی نہیں کہ فقہ مالکی کا ماہر ہو جب کہ دوسرے کا مسلک نقل کرنے میں خطا کا واقع ہو جانا کوئی نئی بات نہیں۔

**تصحیح نیموی کا جواب :۔** رہا یہ کہ علامہ نیموی حنفی نے موطا مالک کی اس گیارہ رکعت والی روایت کی سند کو صحیح کہا ہے تو

**اولا"۔** کیا سند کا صحیح ہونا اس کے متن کی صحت کو مستلزم ہے؟

**ثانیا" :۔** آپ کو علامہ نیموی کی یہ تصحیح کسی طرح مفید نہیں کیونکہ یہ صحابی رسول کے قول کی تصحیح ہے جب کہ آپ کے مسلک میں آثار صحابہ حجت نہیں اگرچہ وہ صحیح سند کے ساتھ بھی کیوں نہ مروی ہوں۔ ملاحظہ ہو اپنے گھر کتاب (عرف الجادی ص۱۱۳، ۱۱۲ بھوپال) فقط

والحمد لله رب العالمين والصلوه والسلام على سيد المرسلين سيدنا و مولانا محمد واله صحبه اجمعين

# ضمیمہ - بیس تراویح کے ثبوت کے بعض دلائل

تراویح سے تعلق رکھنے والے تمام ضروری مباحث کی تفصیلی طور پر اشاعت کو کسی دوسرے وقت پر چھوڑتے ہوئے سردست بعض احباب کی پرزور فرمائش پر بعض اذہان کی تسلی و تشفی کی غرض سے بیس تراویح کے بعض دلائل کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں طالبان ہدایت کے لئے بے حد نافع اور باعث ہدایت بنائے۔ آمین۔

بحرمہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ صحبہ اجمعین

## ۱۔ لفظ تراویح سے استدلال :۔

لفظ تراویح بھی اس امر واضح ثبوت ہے کہ نماز تراویح صرف آٹھ رکعات مسنون

Scanned by CamScanner

نہیں کیونکہ فریقین کے نزدیک یہ لفظ "ترویحہ" کی جمع ہے اور بالاتفاق ایک ترویحہ چار رکعت کا ہوتا ہے پس اگر تراویح آٹھ رکعات ہوتی تو اسے جمع کے صیغہ سے تراویح کہنے کی بجائے تثنیہ کے صیغہ سے ترویحتین یا ترویحتان کہا جاتا ہے جب کہ اس کا یہ نام دور اول کے مسلمانوں کا مقرر کردہ ہے۔ الغرض لفظ تراویح بھی نماز تراویح کے آٹھ رکعات سے زائد ہونے کی دلیل ہے اور وہ بیس ہے جیسا کہ درج ذیل شواہد سے واضح ہے۔

## ۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک :۔

امام بخاری اور امام مسلم وغیرھما ائمہ حدیث کے استاذ حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ لکھتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعات (تراویح) پڑھا کرتے تھے۔اھ ملاحظہ ہو (مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ ص۳۹۴ طبع کراچی)

(یہ روایت دیگر کتب حدیث میں بھی ہے اور اس کی کچھ ضروری بحث رسالہ ہذا کے شروع میں گزر چکی ہے)

## ۳۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب :۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں آپ کے حکم سے مسجد نبوی میں تمام صحابہ و تابعین کرام بیس تراویح پڑھتے تھے۔ ملاحظہ ہو (ابن ابی شیبہ ج۲ ص۳۹۳۔ قیام اللیل مروزی ص۱۵۷ نیز موطا مالک اور سنن کبریٰ بیہقی) .

## ۴۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب :۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے دور خلافت میں بیس تراویح پڑھنے کا حکم فرمایا۔ ملاحظہ ہو (ابن ابی شیبہ ج۲ ص۳۹۳)

## ۵۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب :۔

جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔ ملاحظہ ہو (قیام اللیل مروزی



ص۱۵۷)

## ۶۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب :۔

صحابی رسول حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو (ابن ابی شیبہ ج۲ ص۳۹۳)

## ۷۔ خلفاء ثلثہ اور دور اول کے تمام صحابہ و تابعین کا مذہب :۔

(الف) صحابی رسول حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ و تابعین حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے ادوار میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ ملاحظہ ہو (عینی بحوالہ بیہقی)

(ب) نیز جلیل القدر تابعی حضرت عطا فرماتے ہیں کہ میں نے تمام صحابہ و تابعین کو ۳ وتر سمیت ۲۳ رکعات تراویح کا قائل و عامل پایا ہے۔ ملاحظہ ہو (قیام اللیل ص۱۵۷۔ ۱۵۸)

## ۸۔ ائمہ اربعہ کا مذہب :۔

امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم چاروں آئمہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ تراویح بیس رکعات ہے۔ ملاحظہ ہو (چاروں مذاہب کی کتب فقہ)

## ۹۔ حضور غوث پاک کا مذہب :۔

غیرمقلدین کی پسندیدہ اور ان کی معتمد کتاب "غنیہ الطالبین" میں ہے کہ حضور غوث اعظم سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نماز تراویح نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور وہ بیس رکعات ہے۔ اھ

## ۱۰۔ غیرمقلدین کے امام ابن تیمیہ کا فیصلہ :۔

غیرمقلدین کے امام ابن تیمیہ کے "فتاویٰ" میں ہے انہوں نے کہا کہ مسجد نبوی شریف میں صحابی رسول حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا صحابہ و تابعین کو بیس

Scanned by CamScanner

رکعات تراویح پڑھانا ایک ثابت شدہ امر ہے اور یہ قطعاً ثابت نہیں کہ کسی صحابی یا تابعی نے اس پر کوئی اعتراض کیا ہو پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تراویح بیس رکعات سنت ہے۔

## ۱۱۔ پرانے غیر مقلد علماء کا فیصلہ :۔

غیرمقلدین کے معتمد عالم نورالحسن بھوپالی نے اپنی کتاب عرف الجادی فارسی (ص ۸۴ طبع بھوپال) میں لکھا ہے کہ بیس یا بیس سے زائد تراویح سے روکنا درست نہیں۔ نیز غیرمقلدین کے ایک اور معتبر عالم غلام رسول صاحب نے اپنے ہی مسلک کے ایک متعصب عالم مولوی محمد حسین بٹالوی غیرمقلد کے رد میں اس مسئلہ پر فارسی زبان میں ایک پورا رسالہ لکھا ہے۔ چنانچہ اس میں وہ اپنے ان مولانا کی تردید لکھتے ہیں (جس کا اردو خلاصہ یہ ہے) کہ صحابہ و تابعین، چاروں ائمہ کرام (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل) رضی اللہ عنہم اور حضرت فاروق اعظم کے دور سے لے کر آج تک کے پوری دنیا کے تمام مسلمان بیس تراویح اور تین وتر کے قائل چلے آ رہے ہیں مگر یہ غالی مفتی حد سے تجاوز کرتے ہوئے محض سینہ زوری سے بغیر کسی دلیل کے اسے اپنی طرف سے بدعت کہہ کر ان تمام مسلمانوں کے اس عمل کو بدعت اور مخالف سنت بلکہ زمانہ جاہلیت کے کفار و مشرکین کی مذموم تقلید سے مشابہ قرار دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو (رسالہ تراویح ص۲۸، ۵۲ طبع گوجرانوالہ)

## ۱۲۔ اہل حرمین طیبین اور سعودیوں کا عمل :۔

آج کل غیرمقلدین اور ان کے ہمنوا سنی عوام کو مغالطہ دیتے ہوئے بعض مسائل میں سعودی عرب کے باشندوں کے عمل کو دلیل بنا کر کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کام چونکہ مکہ مدینہ میں ہوتا ہے اس لئے اسے کرنا چاہئے اور چونکہ فلاں کام وہاں نہیں کیا جاتا اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔ حتیٰ کہ وہ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ سعودیوں کا حرم مکہ اور حرم مدینہ میں بطور حاکم ہونا بھی ان کی حکومت کے عند اللہ و عندالرسول صلی اللہ علیہ وسلم پسندیدہ ہونے کی دلیل ہے مگر وہ تراویح اور بعض دوسرے مسائل میں اپنے حق میں اپنے اس کلیہ کو یکسر بھول جاتے ہیں چنانچہ کعبہ شریف اور مسجد نبوی کے امام



آج بھی نماز میں "غیر المغظوب" کی بجائے "غیر المغضوب" پڑھتے ہیں مگر غیرمقلدین غیر المغظوب پڑھتے ہیں اور پوری اسلامی تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسا مستند حوالہ نہیں پایا جاتا جس میں اس امر کا بیان ہو کہ کبھی کسی مسلمان حاکم نے حرم کعبہ یا مسجد نبوی شریف میں آٹھ تراویح کا حکم دیا ہو۔ یہاں تک کہ آج سعودی بھی کعبہ شریف اور مسجد نبوی شریف میں بیس رکعات تراویح پڑھتے ہیں پس اگر سعودیوں کا عمل حجت نہیں ہے تو غیرمقلدین دوسرے مسائل میں سعودیوں کے عمل کا عوام کو کیوں مغالطہ دیتے ہیں اور اگر ان کا عمل حجت ہے تو وہ ان کی اتباع میں بیس تراویح کیوں نہیں پڑھتے اور سعودیوں کو اس مسئلہ میں بدعتی کیوں سمجھتے ہیں؟ فقط

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين سيدنا ومولنا محمد واله وصحبه اجمعين

Scanned by CamScanner

# صدائے سنّیت

★ حب خدا اور عشق رسول ﷺ کو اپنی محبت کا معیار بنائیے۔

★ اپنے قلوب میں شمع عشق نبی ﷺ ہمیشہ فروزاں رکھئے۔

★ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہما کی تعظیم کیجئے۔

★ نماز، روزہ اور دیگر شرعی احکام کی پاسداری کیجئے۔

★ اپنے آقا ﷺ پر درود شریف کی کثرت کیجئے۔

★ مسلک حق اہلسنّت وجماعت پر قائم رہئے۔

★ اللہ و رسول ﷺ کے گستاخوں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی توہین کرنے والے اور ہر گمراہ فرقہ سے بچتے رہئے۔

★ یاد رکھئے اللہ کے رسول شافع محشر نبی مکرم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ :

"ایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم"

★ ترجمہ : ان سے اپنے آپ کو بچاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ تمھیں گمراہ کر دیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمھیں فتنہ میں ڈال دیں۔

قادریہ پبلشرز کراچی

Scanned by CamScanner